

1024 - فرمان بار#1740#& تعال#1740#&; { وما اهل به لغ#1740#&; رالہ } کا معن#1740#&;

سوال

سورة البقرة کی آیت نمبر 173 میں فرمان باری تعالیٰ ہے **وما اهل به لغیر اللہ** کا کیا معنی ہے ؟
تو اس مسئلہ میں کیا یہ آیت مجھے اس سے منع کرتی ہے کہ ہم یہاں پاک و ہند میں وہ کھانا جو بعض صالحین مثلاً عبدالقادر جیلانی کے لیے سورة فاتحہ پڑھنے کے بعد کھلایا جاتا ہے قبول کریں یا کوئی بھی کھانا (ضروری نہیں کہ وہ کھانا اللہ کے علاوہ کسی اور کے نام کا ہی ہو) قبول کریں ؟

پسندیدہ جواب

الحمد لله.

ابن کثیر رحمہ اللہ تعالیٰ نے سوال میں سورة البقرة کی مذکور آیت کی تفسیر میں کہا ہے :

ما اهل لغیر اللہ بہ سے مراد یہ ہے کہ جو اللہ تعالیٰ کے علاوہ دوسروں کے نام پر ذبح کیا جائے جس طرح کہ دور جاہلیت میں غیر اللہ کے لیے ذبح کرتے تھے ، اور سورة المائدة کی آیت نمبر 3 کی تفسیر میں کہتے ہیں کہ :

اور اللہ تبارک و تعالیٰ کا فرمان **وما اهل به لغیر اللہ** یعنی جس پر ذبح کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ کے نام کے علاوہ کسی اور کا نام لیا جائے وہ حرام ہے ، اس لیے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنی مخلوق پر یہ واجب اور ضروری قرار دیا ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کے نام پر ہی ذبح کریں تو جب بھی اسے چھوڑ کر کسی بت اور طاغوت یا اس کے علاوہ ساری مخلوق میں سے کسی کا نام لے کر ذبح کرے تو بالاجماع حرام ہوگا

اور اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان **وما ذبح علی النصب** اور جو آستانوں پر ذبح کیا جائے ، مجاہد اور ابن جریج رحمہما اللہ تعالیٰ کہتے ہیں کہ کعبہ کے ارد گرد پتھر نصب تھے ، اور ابن جریج کا قول ہے کہ ، کعبہ کے ارد گرد تین سوساٹھ بت نصب تھے ، اور جاہلیت میں عرب ان کے پاس آکر ذبح کرتے تھے اور گوشت کر کے ان پر رکھتے تھے -

تو اللہ تعالیٰ نے مومنوں کو فعل سے منع فرمایا اور ان آستانوں پر ذبح ہوئے جانوروں کا گوشت کھانا حرام قرار کر دیا اگرچہ ان پر بسم اللہ بھی پڑھ لی جائے تو پھر بھی یہ شرک ہے جو کہ حرام ہے اسے اللہ اور اسکے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے حرام قرار دیا ہے ، تو اس کا بھی اس پر محمول کرنا ضروری ہے اس لیے کہ اوپر بیان کیا جا چکا ہے کہ غیر اللہ کے نام کا ذبح حرام ہے - انتہی -



توجوبھی جانور غیر اللہ کے نام پر چاہے وہ نبی اور ولی یا بت و شیطان اور یا پھر کسی بھی معبود مثلا صلیب وغیرہ کے لیے تو اس کا کھانا حرام ہے ۔

واللہ تعالیٰ اعلم .